آج کے دور میں قرآن سے دوری کے اسباب

نہایت ہی خوشی کے ساتھ آج کی اس بابرکت مجلس کا آغاز ہو چکا ہے۔ جس میں حاضری کی سعادت حاصل ہے یہ لمحے بہت قیمتی ہیں جو اللہ نے ہماری زندگی کا یقیناً اللہ کی بارگاہ سے ایسا دن آیا ہے اللہ نے ہمیں قرآن کے ساتھ وقت گزارنے کا موقع عطا کیا ہے۔ ہمارا یہ ایسا کورس ہے جس میں ہم قرآن کے مغز کے ساتھ گفتگو کا آغاز کرتے ہیں۔ وہ مقصد جس کے لیے قرآن نازل ہوا وہ مقصد جس کے لیے قرآن کا وجود اترا وہ مقصد جس کو قرآن کے لیے اللہ نے خاص کر دیا جسکو بار بار قرآن نے دہرایا اور فرمایا۔

''تم قرآن پر غور کیوں نہیں کرتے؟ کیا تمہارے دلوں پر تالے لگ گئے ہیں۔''

لحاظہ وہ اصل مقصد جس کی وجہ سے قرآن نازل ہوا۔ آج جو موقع ملا ہے اس پر اللہ کا شکر ادا کیجیے گا کیونکہ دور اس قدر خطرناک اس قدر برا ہو چکا ہے۔ ایسی مجلس جس میں قرآن کو سمجھایا جائے تقریباً ناپید ہو چکی ہیں آپ بڑی بڑی یونیورسٹی میں چلی جائیں بلکہ آپ اسلامی اداروں میں بھی چکر لگا لیں قرآن پاک کو سمجھانے کا سلسلہ کوئی نہیں ہے ویسے آپ کو چند باتیں بتائی جائیں گی لیکن باقاعدہ قرآن کی آیتوں کو موضوعات کے اعتبار سے ترتیب دے کر سمجھانا اب اداروں میں بھی ممکن نہیں رہا تو کہاں لوگوں کے پاس وقت ہے کہ وہ گھروں پر قرآن کو سمجھانے کا انتظام کریں حالانکہ قرآن کا وجود ہی اس لیے تھا تو لحاظہ یہ جو اللہ نے توفیق بخشی ہے۔ اس کورس میں کوشش ہوتی ہے کہ قرآن پاک کو سمجھ کر پڑھنے کے لیے ایسی گفتگو کر دی جائے کہ دل میں دوبارہ سے قرآن کی محبت اتر جائے دل میں دوبارہ سے جذبہ بیدار ہو جائے ہم اصل مقصد کی طرف لوٹے جس کے لیے قرآن نازل کیا گیا۔

اللہ نے قرآن میں ارشا فرمایا:

ترجمہ:''ہم نے تم پر ایک بابرکت کتاب نازل کی ہے تاکہ لوگ اس کی باتوں پر دھیان دین اور عقل منداس سے نصیحت حاصل کریں۔''

حضرت ابو ہریرہؓ آپ نے ارشاد فرماتے ہیں:

''جب قرآن نازل ہو رہا تھا تو اس وقت دس آیتیں پڑھتے تھے اور پھر ان دس آیتوں کو پہلے سمجھتے لیتے تھے اور پھر ان دس آیتوں پر عمل کرتے تھے جب تک ہم وہ آیتیں سمجھ کر عمل میں نہیں لاتے تھے اگلی آیتیں نہیں پڑھتے تھے۔

اس وقت تک اگلی آیتیں نہیں پڑھی جاتی تھی۔ جب تک آقا ﷺ ہمیں سمجھا کر پوری طرح سے بتا کر اس پر عمل نہیں کروا لیتے تھے یہ بات آج ختم ہو چکی ہے اور قرآن کو عربی سے پڑھنے کا روجان پیدا کر دیا گیا۔ نہ اس کی آیتیں سمجھائی جاتی ہیں نہ ذوق پیدا کیا جاتا ہے۔ صحابہ فرما رہے ہیں کہ جب ہم نے پڑھنا سیکھا تھا تو حضور ﷺ نے ہمیں باقاعدہ عمل کروایا ہر آیت کے اوپر اس کے بعد پھر حضور علیہ السلام ہمیں اگلی آیت پڑھایا کرتے تھے اسی طرح صحابہ فرماتے ہیں۔ کہ سورۃ بقرہ اور سورۃ آل عمران یہ دو سورتیں ایسی سورتیں تھیں کہ ہم میں سے جو پڑھ لیتا تھا جو دو سورتیں سمجھ لیتا تھا اسکو جلیل القدر مانا جاتا تھا اس کی قدر ہم میں سے بڑھ جاتی تھی جو سورۃ بقرہ اور سورۃ آل عمران کو جان لیتا تھا اور ہم پوچھتے تھے ایک دوسرے سے کہ کیا تمہیں سورۃ بقرہ اور سورۃ آل عمران آتی ہے۔ باقاعدہ صحابہ فرماتے ہیں یہ اندازہ لگایا کرتے تھے کہ یہ قرآن میں کتنا درد رکھتا ہے اس کو قرآن میں کتنا مزہ آتا ہے۔ کتنی اللہ نے سمجھ عطا کی ہے اس کا اندازہ سورۃ بقرہ اور سورۃ آل عمران سے لگایا کرتے تھے اس بات کو کبھی بھی فراموش نہ کیجیے گا کہ حضرت عمرؓ نے رسول ﷺ سے سورۃ البقرہ دس سال میں سیکھی ڈیڑھ سپاروں میں کتنے کرم کے معاملات اللہ نے آپ کو دیئے ہوں گے یہ بھی اک الگ باب ہے باقی صحابہ اکرام بھی فرماتے ہیں ہم نے تلاوت سے زیادہ جب حضور علیہ السلام ہمارے پاس بیٹھتے حضور علیہ السلام جب قرآن کی تلاوت کرتے تو گھنٹوں گھنٹوں قرآن کی ایک آیت پر گفتگو کرتے رہتے۔ کہ یہ آیت کا مقصد کیا ہے؟ اس کے پیچھے اللہ کی مرضی کیا ہے کہ اس کے پیچھے اللہ تعالیٰ چاہتا کیا ہے بڑی کھل کر گفتگو آقا علیہ السلام کیا کرتے۔

لحاظہ ایک بزرگ فرماتے ہیں:

حضرت معاذؓ کا نام آتا ہے اور آپ کے بارے میں آتا ہے کہ آپ قرآن پاک کی تلاوت کر رہے تھے تو اس میں ایک آیت آء اسکا ترجمہ یہ تھا۔

اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتے ہیں:

''جب تم یہ کتاب جب پڑھتے ہو تو تمہیں پتہ ہے اس میں تمہارا اپنا ذکر میں موجود ہے''۔

کیا تمہیں علم نہیں عقل نہیں رکھتے کیا پتہ ہے اس میں تمہارا اپنا ذکر میں موجود ہے تو آپ فرماتے ہیں میں نے کتاب اسی وقت پڑھنا چھوڑ دی اور میں عالم دین کی خدمت میں حاضر ہوا اور جا کر کہا حضور میں نے قرآن سے پڑھا ہے کہ قرآن میں اللہ فرما رہا ہے ہاں ہے تو کھلا قرآن اس میں جب پڑھنا شروع کیا تو بہت ساری قرآن میں آیتیں ایسی ہیں جس میں اللہ تعالیٰ انسان کو یہ کہتا ہے کہ یہ کتاب ایسی کتاب ہے جس میں تمہارا ذکر بھی موجود ہے تو وہ بزرگ فرمانے لگے اللہ ان بندوں کو پسند کرتا ہے جو راتوں کو اٹھ اٹھ کر عبادت کرتے ہیں جو ساری رات اور دن میں اللہ کے ذکر میں رہتے ہیں اللہ ان بندوں کو پسند کرتا ہے جو صوم و صلوۃ کے پابند ہیں اللہ متقین کو پسند کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے محبت کرتا ہے لحاظہ بہت ساری خصوصیات لکھتے چلے گے پوچھا کہا تم ان میں سے ہو تو وہ بزرگ کہنے لگے نہیں میں ان میں سے نہیں ہوں پھر دوسری آیتیں نکالی گیئں آیات کیا تھیں۔ اللہ فرماتا ہے میں کافروں سے نفرت کرتا ہوں جو بے نماز ہیں ان کو سزا دی جائے گی جو اللہ کے نبی کے نافرمان ہیں ہم

انھیں گھسیٹ کے دوزخ میں پھینک دیں گے جو قرآن کو سہی نہیں پڑھتے مزاح اڑاتے ہیں۔ م قیامت کے دن ان سے نبھٹ لیں گے یہ ساری آیتیں کفار کی اور نافرمانوں کی لکھ دی گئی ۔ وہ بزرگ پوچھنے لگے کہ تم ان میں سے ہو وہ کہنے لگے الحمداللہ میں ان میں سے بھی نہیں ہوں پھر دیگر آیتیں نکالی گیئں ایک آیت نکالی اس میں لکھا تھا ہاں ہمارے کچھ بندے ایسے بھی ہیں کہ وہ نہ تو بہت زیادہ عمل کرتے ہیں۔ نہ ہی بہت زیادہ گناہ کرتے ہیں بلکہ درمیان درمیان رہتے ہیں کبھی نیکی کی طرف چلے جاتے ہیں کبھی برائی کی طرف چلے جاتے ہیں لیکن اللہ ان پر قیامت کے دن رحم کر دے گا حضرت معاذ چیخ پڑے کہ خدا کی قسم! یہی میرا ذکر ہے۔ میں ان میں سے ہوں لحاظہ قرآن سچ کہتا ہے قرآن میں تیرا ذکر ہے تو جیسا بھی ہے۔ قرآن کے اندر تو موجود ہے تو نے کبھی ڈھنڈا نہیں تو نے کبھی اس سے پتہ نہیں کیا لیکن قرآن میں تیری بات کی گئی ہے ایسی مثال کتاب جو فساد بے مثال ہے جو جب نازل ہوئی اللہ نے قرآن میں یوں کہا ہے کہ اگر میں پہاڑوں پر قرآن نازل کرتا تو پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جاتے میں اسکو درختوں پر اتارنا میں اس کو سمندروں اور دریاؤں پر اوتارتا کوئی اس کو اٹھا نہی پایا صرف قلب مصطفیٰ نے اسے اٹھایا۔"

لحاظہ قرآن پاک کی جو فساد و بلاغت کی اعلیٰ مثالیں ہیں اسکا کوئی کنارہ نہیں ہے اور قرآن پاک جیسی اعلیٰ عظیم کتاب جو حضور ﷺ کا زندہ معجزہ ہے ایک ایسی اعلیٰ کتاب جو اللہ نے ہمیں عطا کی ہے لیکن ساتھ ہی یہ مظلوم کتاب بھی ہے یہ عظیم کتاب ہونے کے ساتھ ساتھ مظلوم بھی ہے اس پر بہت بڑا ظلم ہم کرتے ہیں اور مسلمان ہی قوم ہیں عیسائی پادری تھا وہ مسلمان ہوا اللہ نے اس پر کرم کر دیا مسلمان جب ہو گیا لوگوں نے اس سے پوچھ لیا کہ تجھے کس شے سے اسلام کی طرف رغب کیا اس نے کہا کہ مجھے صرف قرآن پاک نے اسلام کی طرف راغب کیا ہے قرآن کی وجہ سے ایمان لایا ہوں لیکن جب میں مسلمان کی قوم کی طرف دیکھتا ہوں تو یہ لوگ قرآن کے ساتھ جو حشر کر رہے ہیں مجھے بڑا دکھ ہوتا ہے ہمیں قرآن کے ساتھ کچھ اور انداز اختیار کرنا تھا۔

ہم نے قرآن کو اس طرح پڑھنا چھوڑ دیا لحاظہ قرآن کی غزتیں برکتیں اٹھ گیئں قرآن پاک کی اللہ کی طرف سے آنے والی رحمتی ہمارے پاس نہیں ہیں کیونکہ قرآن کے ساتھ ہمارا وہ رشتہ ٹوٹ چکا ہے جو اصل رشتہ تھا قرآن آسان کورس اس ٹوٹے ہوئے رشتے کو جوڑنے کا طریقہ ہے ہم واپس آجائے اور قرآن کو اس طرح پڑھے جسطرح ضرورت تھی۔

قرآن سے لوگ کیوں دور ہوئے ہیں اس کی وجہ کیا تھی؟

قرآن سے عدم توجہ مسلمان میں کیوں آئی اسکی وجہ ہے۔ جس وجہ سے ہم قرآن سے ہٹ گئے دور ہو گئے؟

والدین بچوں کی طرف قرآن فہمی کی سوچ پیدا ہی نہیں کرتے۔

والدین کی عدم توجہ قرآن کو سمجھنے کا شوق والدین نے چھوڑ دیا ہے کوئی والد یا والدہ قرآن کی سمجھ کی طرف بات کرتی نظر نہیں آئے گی میں نے ایسی عورتیں دیکھی ہیں ایسے تجربات ہوئے ہیں کہ بچہ سکول گیا ہے۔ اس نے پورا چیپٹر پڑھا ہے انگلش کا جب وہ گھر آیا ہے اس نے بتایا ہے اپنی والدہ کو آج میری ٹیچر نے انگلش کا چیپٹر پڑھایا تھا لیکن اسکا ترجمہ نہیں کروایا اسے بتایا نہیں کہ یہ انگلش کا چیپٹر کس طرح سے ہے اور اس میں کیا بات گئی ہے تو وہ والدہ اگلے دن سکو پہنچ جاتی ہے اور جاکر پرنسپل سے لڑتی ہے اور اس میڈم کو بھی بلایا جاتا ہے آپ سے کلاس میں بغیر ترجمے کے ایک چیپٹر پڑھا دیا کیوں کیا آپ نے ایسا ہم آپ کو اس لیے فیس دیتے ہیں ہر مہینے ہمارا بچہ دیتا ہے آپ نے کلاس میں انگلش کا چیپٹر بغیر ترجمے کے پڑھا دیا ہمارے ساتھ یہ ظلم ہوا ہم نے انگلش پر اتنا دھیان دیا کہ جا کر لڑنے پر تیار ہو گئے اور ایک ہمارا بچہ جو نوجوان ہو گیا بیس سال کی عمر ہو گئی اس بچے نے ترجمے سے قرآن ہیں پڑھا ہوا لیکن نہ والدکو اس کی فکر ہے نہ والدہ کو اس کی فکر ہے یہ قرآن کی ناسمجھی اور قرآن کو طرف فہم سے دوری یہ والدین نے پیدا کی۔ اللہ ایسے والدین کو ہدایت عطا فرمائے آمین اور یہ سوچ پیدا ہو کہ جب تک میرے بچے اور بچی نے ترجمہ نہیں پڑھا۔

امام غزالیؒ آپ کیمیا سعادت میں لکھتے ہیں:

میری نظر میں قرآن اسی وقت بنتا ہے جب آپ اسکا ترجمہ پڑھتے ہیں میں قرآن کو قرآن مانو گا ہی نہیں جب تک اس کا ترجمہ نہیں پڑھو گے۔

اتنے بڑے امام ایک بات لکھ جاتے ہیں یقیناً اس کے پیچھے کوئی وجہ ہو گئی والدین نے چونکہ تصور نہیں رکھا بچوں میں قاری صاحب کے پاس بھیجتے ہیں بچپن سے میں نے بھی پڑھا تھا کسی نے شعور ہی نہیں دیا یہ تو اللہ سلامت رکھے۔ حضرت صاحب کو اللہ ان پر لاکھوں کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے جنہوں نے ہمیں بتایا بیٹا قرآن ترجمے سے ہے مجھے حضرت صاحب کہا کرتے تھے بیٹا دس آیتیں روزانہ پڑھو لیکن ترجمے کے ساتھ پڑھو اگلے دن آکر بتاؤ کہ کیا پڑھا آپ نے اس میں تو کوئی عرصہ یہ روٹین جاری رہی دس آیتیں پڑھ کے قرآن پاک تو ترجمے سے پڑھتے چلے گئے یہ پہلی وجہ ہے جو آج کے دور میں پیدا ہو چکی ہے والدین اپنے بچوں کو قرآن فہمی کی طرف توجہ ہی نہیں دلاتے۔ اللہ تعالیٰ ہماری قوم کو محفوظ فرمائے۔ بہت بڑا مسلئہ ہے اس کو سب نے سمجھنا ہے۔

قرآن فہمی سے دوری

قرآن پاک کو ایک مشکل کتاب سمجھا جاتا ہے

قرآن البتہ بے شک ہم نے قرآن کو آسان بنایا ہے تم میں سے ہے جو اسی میں سے سمجھ لے قرآن خود کہتا ہے میں آسان ہوں لوگوں میں یہ مشکل ترین کتاب ہے کون پڑے گا ایسے اندر تک اتر گیا ہے جو قرآن کو پیار سے سن لیتا ہے محبت سے پڑھ لیتا ہے اللہ اس کے دل کی گہرائیوں میں قرآن اتار دیتا ہے بیٹھا دیا جائے گا ایسا معجزہ ہے جو آج بھی صلاحیت کے ساتھ موجود ہے۔

"قرآن پاک ایک آسان ترین کتاب ہے۔"

حضرت محمد ﷺ نے فرمایا:

"جب کہیں قرآن کی مجلس شروع ہو جاتی ہے تو اللہ اس مجلس پر قرآن کی وہ برکتیں نازل کرتا ہے جو کائنات کے کسی ٹکڑے پر نازل نہیں ہوتی۔"

مثال:

قرآن پڑا ہے گھر میں تو ایک عام بندے کی سوچ ہے یہ بڑا ہی مشکل ہے یہ بہت ہی مشکل کتاب ہے اس کو پڑھنے کے لیے محنت کرنی پڑے گی ہمیں اور پتہ نہیں کون ہوگا جو ہمیں قرآن پڑھائے گا نہیں نہیں لحاظہ چونکہ اس میں اتر چکا ہے یہ مشکل کتاب ہے تو وہ اترنے کی وجہ سے وہ قرآن کو پڑھنا ہی نہیں ہے قرآن کی فہم کو جاننے کی کوشش ہی نہیں ہے قرآن کی فہم کو جاننے کی کوشش ہی نہیں کرتا۔
یہ دوسرا سبب ہے قرآن فہمی سے دوری کا۔۔حلانکہ قرآن خود چیخ کے اعلان کرتا ہے یہ مشکل کتاب نہیں ہے تصور غلط ہے قرآن بہت آسان کتاب ہے۔ اور اللہ نے اس کو معجزات کیفیت عطا کی ہے جو اس کو محبت سے پڑھے اندر تک اتر جاتا ہے ہم نے بہت سارے لوگ ایسے دیکھے جنہوں نے اس اصول کو اپنایا تھا تو آج ان کی زندگیاں قرآن کے نور سے منور ہو چکی ہیں یہ دوسرا تصور ہے جس سے زمانے کے اندر قرآن کی فہم کو بہت نقصان پہنچا ہے کہ قرآن ایک مشکل کتاب ہے حالانکہ قرآن ایک آسان ترین کتاب ہے ہاں تھوڑا اسا سمجھنا پڑھتا ہے۔

اس لیے آقاﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جہاں کہی قرآن کی مجلس شروع ہو جاتی اللہ کی خاص رحمتیں ان کے اوپر آتی ہیں جو پوری کائنات میں کسی جگہ نہیں ہوتیں تو وہ خاص رحمتیں ان کو قرآن کو قسم کی طرف لے آتیں ہیں اللہ ان کے دلوں میں قرآن کو کھول دیتا ہے۔ لحاظہ قرآن ایک مشکل کتاب نہیں ہے۔ یہ تصور آج کے بعد ذہنوں سے نکال ڈالیں اور جو ایسا کرتا ہے اسکو سمجھائیں کہ قرآن مشکل کتاب نہیں ہے۔

قرآن فہمی سے دوری کی وجہ نظام تعلیم کا صحیح نہ ہونا

تیسری وجہ جو ہمیں قرآن فہمی سے دور لے گئی وہ نظام تعلیم کا صحیح نہ ہونا۔ ایجوکیشن سسٹم ہمارے سکولوں کی حالت ہمارے کالجوں کی حالت یونیورسٹی کے حالات اور ابھی یہ کورس شروع ہوا کتنے دنوں سے ریسرچ ہے اور بیٹھ کے سوچ رہا تھا کہ یہ کیا وجہ ہوئی کیوں نہیں لوگ قرآن کی طرف آتے تو اگر باتیں کر رہا ہوں تو ایکسپیرینس میں گزری ہوئی باتیں ہیں اور دیکھ کر بات کر رہا ہوں اسلامیات کی ایک چھوٹی سی کتاب ہے تقریباً چالیس پچاس صفحے اس می چند سورتیں ہیں اور وہ بھی اللہ معاف فرمائے ایسا استاد پڑھتا ہے جسکا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہوتا پڑھتا وہ اسلامیات ہی ہے لیکن اسکا اسلام سے دور دور تک کوئی تعلق نہیں ہوگا الا ماشااللہ سارے نہیں ہو سکتے میں تربیت کر رہا ہوں سارے نہیں ہوں گے لیکن ۹۰ فیصد وہ استاد پڑھائیں گے جنہیں اسلام کے ساتھ تعلق ہی کوئی نہیں ہمارے ٹیچر تھے سویڈش کالج میں پڑھایا کرتے تھے میں پڑھتا تھا میں وہاں تو وہ اسلامیات پڑھاتے تھے جب میں پہلی بار ملا تو دیکھا ان کی شکل تو میں تھوڑا اسا ذہن میں ہے بہترین بلیڈ استعمال کرتے کہ کوئی ایک بال بھی چہرے پر نہیں ہو داڑھی شریف نہیں تھی اور ٹھکا کے کرا کے آتے تھے جینس اور شرٹ ہوتی تھی عام طور پر عینک بھی پہنتے تھے کالے رنگ کی اور جو ہے بہترین چہروں جیسے بال رکھے تھے تو جب میں ملا تو میں سمجھا شائد کوئی اور کورس ہے لیکن تعارف ہوا تو کہتے ہیں میں اسلامیات پڑھاتا ہوں اس کالج میں یہ ایسا ہمارے کالج اور سکولوں میں ظلم ہو رہا ہے جس کی وجہ ہے قرآن کا دور دور تک تعلق ختم ہوتا جا رہا ہے ہمارے بچوں سے کہ وہ لوگ انہیں پڑھا رہے ہیں جن کے پاس نہ قرآن کی محبت ہے نہ عشق ہے نہ قرآن کے ساتھ ان کا کوئی ذوق نہ قرآن کے اندر کوئی درد نہ قرآن کے ساتھ تعلق نظر آتا ہے۔

ے وہ کیا بتائے گا قرآن کے رموز و بیاں
جسے پتہ ہی نہیں مقامِ مصطفیٰ کیا ہے

بۓ جو عشق مصطفیٰ ہی نہیں رکھتا وہ قرآن کیسے پڑھائے گا اور آج آپ اٹھے دیکھے تائید کریں گے ان لوگوں کو اسلامیات کی کتاب دی جاتی ہے۔ جن کے پاس اسلامیات کا الف بھی نہیں ہمارے نظام تعلیم نے ہمارے ساتھ بڑا ظلم کیا ہے اس لیے آپکو آوارنس دے رہا ہوں جہاں ہم ایسے لیول پر جائیں گے اسکو انشاء اللہ ہم نے ختم کرنا ہے ہم نے ایسے لوگ رکھنے ہیں جو اس قابل ہوں تا کہ قرآن کا رنگ چڑھنا شروع ہو جائے حضور علیہ السلام نے جتنی محنت کی تھی صحابہ پر وہ آج نظر نہیں آتی آپ یونیورسٹی میں آ جائے کالج میں آ جائے آج میں وہ برکت نہیں رہی ہے ہمارے نظام تعلیم کے ساتھ ظلم ہو رہا ہے ابھی پچھلے دنوں مجھے بتایا گیا کہ صحابہ اکرم کے باقاعدہ چیپٹر تھے وہ چیپٹر نکال دیئے حضرت عمرؓ اور دیگر صحابہ اکرم کے حوالے سے گفتگو تھی وہ نکال دی پھر بڑی تحریک اٹھ رہی ہے کہ کسی طریقے سے دوبارہ اسکو شامل کیا جائے۔۔۔لیکن ہمارے نظام تعلیم میں اسلامیات کے حوالے سے کچھ بھی نہیں ہے اتنی خاص محنت نہیں کی جاتی جو ہونی چاہیئے اللہ توفیق عطا فرمائے۔ آمین

قرآن فہمی سے دوری کی وجہ قرآن کی فضیلت کا علم ہی نہیں:

چوتھی وجہ جو میری نظر میں بڑی میں بہت بڑی وجہ ہے کہ ہم قرآن کو سمجھنے کی طرف کیوں نہیں آتے۔ جس کے لیے حضور علیہ السلام نے جنگیں لڑی ہیں جس کے لیے اس قدر محنت کی گئی خون بہایا گیا حضرت امام حسینؓ جیسا انسان قرآن پڑھتے ہوئے شہید ہوتا ہے اتنا بڑا جس کے ساتھ قربانی کا معاملہ بنتا ہے آخر ہم قرآن فہمی سے دور کیوں چلے گئے اسکی چوتھی وجہ جو میری نظر میں سب سے بڑی ہے ہمیں اصل میں قرآن کی فضیلت کا علم ہی نہیں ہے ہمیں یہ علم ہی نہیں قرآن کتنی بڑی کتاب ہے ہم ریاضی کو اتنی اہمیت دیں گے کہ ہم ایم فل کرنے کے لیے ڈیڑھ دو لاکھ خرچ کر دیں گے ہم بائیولوجی کو پڑھنے کے لیے سات دس ہزار کا ٹیچر گھر میں رکھ لیں گے ہم انگلش پڑھانے کے لیے ٹیچر گھر رکھ لیں گے اس لیے کہ ہمیں قرآن کی فضیلت کا علم ہی نہیں کہ کسی اعلیٰ کتاب تھی۔

مثال:

حضرت عمرؓ آپ جب اسلام نہیں لائے تھے تو اس وقت آپ کعبہ شریف کے قریب سے گزر رہے تھے حضرت عمرؓ تشریف لے جا رہے تھے کہ آقا علیہ السلام کعبہ شریف میں قرآن کی تلاوت کر رہے تھے میں یہ بتانے لگا ہوں کتنی عظیم کتاب ہے کتنی عظمت والی ہے اس کے اندر اللہ کا کرم چھپا ہوا ہے۔ آپ گزر رہے تھے تو ذہین انسان تھے عربی بہت اچھی جانتے تھے اور مکہ میں بڑا مقام بھی تھا آقاﷺ نے ان کے لیے دعا بھی کر جاتی ہے کہ اے اللہ اگر اسلام کی عزت چاہتا ہے تو عمر مجھے دے دیں ایسے شخص کے لیے دعا کی وہ اس قابل تھا تبھی دعا کی ہے گزر رہے تھے تو حضور قرآن کی تلاوت کر رہے تھے آپ نہ

روک گئے دور سے سنا کہ قرآن پر کچھ پڑھ رہے ہیں۔اب آپ کعبے کی دیوار سے لگ گئے اور غلاف پکڑ کر سننے لگے کہ حضور کیا پڑھ رہے ہیں اور ذہین میں خیال آیا یہ بندہ عجیب کلام پڑھتا ہے۔یہ شاعر ہے بہت بڑا شاعر ہے اسکو شاعری اچھی آتی ہے آپ ﷺ سورۃ الحقہ کی آیت نمبر ۴۰ پڑھ رہے تھے اور اس میں اللہ فرماتا ہے:

آپ یہ ذہین میں سوچ رہے تھے کہ یہ شاعر ہے تو جواب آیا وہ آیت کو اونچی آواز سے پڑھتے میں آیت کا ترجمہ یہ تھا کہ یہ جو تم سن رہے ہو قرآن یہ کسی شاعر کا کلام نہیں ہے یہ اللہ کا کلام ہے۔یہ سنا تو دل میں خیال آیا عجیب انسان ہے یہ دل کی بات جان گیا ابھی سوچا ہی تھا قرآن پڑھتا تو ہے لیکن یہ شاعر ہے جواب دے رہا ہے یہ کسی شاعر کا کلام نہیں ہے جادوگر ہے فورا اس نے دل کی بات جان لی۔آپ نے فورا آیت نمبر ۴۲ ۴۴ پڑھ دی نہیں نہیں یہ جو تم سن رہے ہو یہ کوئی جادوگر نہیں ہے یہ میرا رسول ﷺ ہے جونہی یہ سنا قرآن کی عظمت دل میں اتر گئی یہ کیسی کتاب کیسا کلام ہے ابھی میں سوچتا ہوں انہیں پتہ چل جاتا ہے تو قرآن کی عزت لوگوں کے دلوں میں نہیں ہے لحاظہ قرآن فہمی کی طرف بھی نہیں آتی اور اس کتاب کو عام کتاب سمجھتے ہیں اور گھروں میں پڑھی ہوتی ہے بعض گھروں میں ایسا ہوا کہ قرآن پاک کو پڑھے پڑھے دیمک لگ گئی پھر اسکو نہر میں پھینک دیا جاتا ہے قرآن کی عظمت نہیں دلوں میں اس کی وجہ ہے لوگ قرآن فہمی کی طرف نہیں آتے کہتے ضرورت نہیں ہے مجھے پڑھنا آتا ہے عربی میں ماہر ہوں بس کافی ہو گیا یہ اس کی ضرورت ہے اسکو بھی پڑھا جائے قرآن کو سہی ادا کرنے کے بعد قرآن کو سمجھنا ضروری ہے یہ چھوتھی وجہ ہے اللہ ہمیں قرآن کی عظمت سمجھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

قرآن فہمی سے دوری کی وجہ میڈیا کا کردار

میڈیا نے جو حال کیا ہمارے ساتھ اس قدر لوگوں کا روجان اس طرف ہو گیا کیبلز کی طرف اور موبائل پر فیس بک کی طرف کہ قرآن کو سمجھنے کا وقت ہی کوئی نہیں اس قدر ٹی وی چینلز کی بھر مار ہوگئی اور زیادہ تر اسکو غلط استعمال کیا جاتا ہے اور میڈیا نے اسکو کیپچر کر لیا ہے اس کے ذہن کو ۔۔۔ ابھی میں یونیورسٹی بیٹھا تھا پچھلے دنوں تو ہمارے بڑے اچھے استاد ہیں۔اللہ انہیں سلامت رکھے بیٹھے ہوئے تھے۔میرے پاس تو مجھے کہتے ہیں آپ کے بیٹھنے کا ایک فائدہ نہ اٹھالوں میں نے کہا جی فرمائیے کہ میں قرآن کی تفسیر کون سی پڑھوں میں نے کہا یہ بڑا سادہ سا سوال ہے آپ کی عمر ماشاءاللہ چالیس سال تو ہوگئی ہو گی تو ابھی تک آپ کنفیز ہیں مجھے بتائیں وہ عمر کب آئے گی جب آپ قرآن کی تفسیر پڑھے گے میں نے کہا چالیس سالوں سے کسی نے نہیں بتایا کہتے ہیں سچ کہتا ہوں مجھے کسی نے نہیں بتایا۔قرآن کی تفسیر کون سی اچھی ہے اور میں نے پوچھا بھی ہے پھر میں ایک لے کر بھی آیا تھا۔گھر میں تفسیر رکھی میں نے ایک دن فیس بک پر بیٹھا ہوا تھا تو اس پر ایک عالم صاحب گفتگو کر رہے تھے اور اس میں انہوں نے کہہ دیا دیکھیں جی ساری تفسیریں پڑھنے والی نہیں ہوتیں ساری تفسیریں نہ پڑھا کریں۔میں نے وہ سنا اور اس کے بعد کھلنی چھوڑ دی جو پڑھی تھی وہ بھی میں بھول گیا۔ ایسی تقریر ذہن میں گئی مجھے آپ بتائیں میں کیا کروں کون سی تفسیر پڑھوں یعنی میڈیا نے لوگوں کو کنفیوز کیا ہوا ہے لوگ کنفیوز ہو گئے ہیں ہم پڑھے تو کیا پڑھے کون سی تفسیر اچھی ہے۔

یہ چیز اس قدر پھیل گئی ہے کہ لوگ تفسیر خریدنا بند کر گئے ہیں مدرسوں میں تفسیریں رہ گئیں جو محسوس طبقہ ان کو اٹھتا ہے اور پڑھتا ہے باقی عام طور پر لوگ تفسیر پڑھنا ہی چھوڑ گئی ہے کیا میں سہی کہہ رہا ہوں۔

ہماری عوام تفسیر سے دور ہوگئی ہے کیوں اسکو کنفیوز کر دیا گیا کہ پڑھنی کون سی ہے اس میں میڈیا نے خراب کیا ہے۔اس کی وجہ سے ہم اتنا کھو گئے ہیں کہ قرآن سمجھنے کا ٹائم ہی نہیں۔لحاظ یاد رکھو اصل میں ہمیں تفسیر سمجھنے سے پہلے سیرت مصطفیٰ ﷺ پڑھنے کی ضرورت ہے

جس نے سیرت مصطفیٰ پڑھ لی اس کے لیے قرآن کی تفسیر کوئی بھی ہو جب اسکو علم ہوگا۔حضور نے کیا کیا تھا تو آقا ﷺ کی سیرت سامنے ہوگئی۔ حضرت عائشہؓ سے کسی صحابی نے پوچھا تھا کہ حضور ﷺ کی عادتیں کیسی ہیں؟ حضور ﷺ کا اخلاق کیسا ہے؟ آقا علیہ السلام چلنے میں کیسے تھے؟ اٹھنے میں کیسے تھے؟ پھرنے اور بیٹھنے میں کیسے تھے؟ زندگی کیسی تھی؟ تو فرمایا کہ کیا تمہیں پتہ نہیں کہ قرآن ہی حضور ﷺ کی عادتیں کا نام ہے قرآن کا حضور سے تعلق ہے سارے مسئلے حل ہو جائے گے تم سیرت پڑھو اس کے بعد قرآن کی تفسیر پڑھو اگر تمہیں سیرت کے ساتھ ملتی نظر آئے تو سبحان اللہ کہہ کے پوری تفسیر پڑھ جاؤ کیونکہ وہ سہی لکھی ہوئی ہے حضور کی سیرت غلط نہیں ہو سکتی حضور کی سیرت غلط نہیں لکھی جا سکتی کوئی غلط چاپ نہیں سکتا آپ کی سیرت کو جس طرح قرآن کا ایک ایک لفظ اللہ نے محفوظ کیا ہے قرآن کے ساتھ ساتھ سیرت بھی اللہ نے محفوظ کی ہے کبھی بھی حضور کی سیرت غلط نہیں چپ سکتی جہاں بھی ہے سہی لکھی ہے لحاظہ جب میں نے بات کہی انھیں تو کیا عرض کروں تو مجھے اٹھ کر جسطرح انہوں نے گلے لگایا کہتے ہیں میرا پچاس سالوں کل مسئلہ حل کر دیا کہ سیرت پہلے پڑھنی چاہیے تھی پھر قرآن کی تفسیر کیونکہ سیرت اور حضور کا تعلق ہی ایک ہے قرآن کا حضور کا تعلق ہی ایک ہے الگ الگ نہیں ہے سیرت پڑھو پھر پوچھنے لگے کون سی پڑھوں میں نے کہا ضیا النبی پڑھ لیں حضرت پیر کرم شاہ کی سیرت پڑھو میں وعدہ کرتا ہوں ابھی جا کے خریدو گا میڈیا نے کنفیوز کر دیا ہے لوگوں کو بھاگ گئے لوگ قرآن پاک کی تفسیر سے قرآن پاک کی فہم سے لوگ دور ہو گئے اللہ تعالی ہمارے اس میڈیا کو بھی ہدایت عطا کرے۔

قرآن فہمی سے دوری کی وجہ مزاروں اور آستانوں

ہمارے ساتھ جو ظلم کیا گیا قرآن فہمی کے حوالے سے اس میں سب سے بڑا کردار مزاروں اور آستانوں نے ادا کیا ہمارے آستانے قرآن فہمی سے خالی ہو گئے آپ وہاں جائیں۔آپ کو وہاں قبر پرستی نظر آئے گی لیکن قرآن پرستی نظر نہیں آئے گی وہاں کوئی پیر بیٹھا کے آپکو قرآن نہیں پڑھائے گا کہ میرے مرید صاحب آئیں ہیں تو قرآن پڑھے گے ایسا کچھ نہیں ہے الا ماشااللہ جو چند علما ہیں ایسے مشائخ ہیں دن رات قرآن کو خدمت میں لگے ہیں اللہ ان کی کوشش کو قبول فرمائے لیکن جو زیادہ تر ہیں میں اس کی بات کر رہا ہوں مزاروں اور آستانوں کے جو درو کاوٹ بن گے وہاں تعلیم کیا دی جاتی ہے یا جائے گی اب پیر صاحب آپکو تعوذ پکڑا دے گے اور کہے گے اسکو جا کے پی لیں وہ کہے گا۔حضرت کوئی قرآن نماز اسکی ضرورت نہیں ہے جس نے دے دیا ہے نہ بس ٹھیک ہے لحاظہ اس مزاروں اور آستانوں نے ہمارے ساتھ قرآن فہمی سے دوری کا معاملہ بنالیا اور کثرت سے لوگ جاتے ہیں قبروں کی طرف اور اللہ والوں کے مزاروں اور آستانوں پر جاتے ہیں ۔وہاں سے قرآن کی تعلیم لے کر کون آتا ہے کوئی نہیں ہم کثرت سے وہاں جاتے ہیں اور کہتے بڑا نظام مزاروں پر چل رہا ہے اگر وہاں قرآن کو کلاس لگا دی جائے تو آپ سوچیں کتنی مخلوق قرآن پڑھ جائے ۔

مثال:

داتا صاحب کی مثال دیتا ہوں روزانہ اتنے لوگ زندہ لوگوں کو ملنے نہیں آتے جتنے لوگ داتا صاحب کو ملنے جاتے ہیں ان کی خدمت میں بیٹھتے ہیں۔ حضرت پیر مہر علی کے دربار پر کتنے لوگ جاتے ہیں کتنے اللہ والوں کے دربار اللہ کی رحمتوں سے معمول ہیں لیکن وہاں قرآن کی فہمی کا نہ ذوق شوق دیا جاتا یہ وہ وجہ ہوئی۔ ہمارے مزاروں اور آستانوں نے ہمارے ساتھ ظلم کر دیا اور وہ پیر پرستی کا ایک تعلق شروع ہوا اس لیے میں نے اپنے بچوں سے خاص طور پر کہا تھا میرا اس کے ساتھ تعلق نہ سمجھنا جو قرآن کے اس کورس میں نہیں بیٹھا ہماری بیعت کا تعلق قرآن کے ساتھ ہے ہمارے حضرت صاحب نے ہمیں اس قدر تکلیفیں مشقتیں کر کے پڑھایا ہے کہ ہم اسے جان جائیں لحاظہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہمارا ہر بچہ قرآن کی نعمتیں لے کر جائے اور جو ہمارا دور ہے مزاروں اور آستانوں کا پھونکیں مارتے جاؤ نکلتے جاؤ یہ تصور اور اسلام کو جتنا نقصان پہنچا چکا ہے اسکا اب اندازہ نہیں ہے تو ہمارے مزاروں اور آستانوں نے ذوق ختم کر دیا ہے قرآن فہمی سے دوری نظر آتی ہے لوگ صرف تلاوت قرآن کو ہی سب کچھ سمجھتے ہیں بہت سارے لوگ دیکھیں زندگی میں پندرہ سالوں سے سورۃ یٰس پڑھتے ہیں پڑھتے چلے جا رہے ہیں ان سے بیٹھ کر پوچھیں محترم قرآن پاک کی سورۃ یسین کا اندازیہ ہے کہ

آقا علیہ وسلم ﷺ نے ارشاو فرمایا :

’’سورۃ یسین ایک بار پڑھنے سے دس قرآن پاک کا ثواب ملتا ہے‘‘۔کیوں؟۔۔۔آپ بتائیں گے کیوں اتنا اجر ملتا ہے تلاوت قرآن کا بن گیا ہے نہ سلسلہ وہ جو بھیڑ چال بنی ہے صرف تلاوت ہی کرنی ہے میں اس سے انکار نہیں کر رہا قرآن کی تلاوت کرو ضرور کرو لیکن صرف تلاوت کرنے س بات نہیں بنے گی وہ پڑھتے جا رہے کئی سالوں سے صرف سورۃ یٰس پڑھتے کئی عورتیں دیکھی ہیں چالیس سالوں سے سورۃ یٰس پڑھ رہی ہیں لیکن ان کو پوچھو لو ترجمہ کیا ہے ان کا تو بتا نہیں پاتی تو یہ جو ذوق پیدا ہوا لوگوں میں اس کو بھی قلم کرنے کی ضرورت ہے اس کے لیے ہم نے یہ اہتمام کیا ہے اور یہ محنت کی ہے کہ ہم اس کو اتنا پھیلا دیں انشااللہ قرآن پاک کو ترجمے اور تفسیر سے پڑھنے کا ذوق پیدا ہو جائے پھر وہ نعمتیں وہ کرم وہ فضل ہاتھ آئے گا جو قرآن کے ساتھ جڑیں ہیں اس کی اتنی تاثیر ہے قرآن اپنی تاثیریں بیان کرتا ہے سنیں قرآن کہتا ہے کہ جو مجھے صحیح پڑھتے ہیں ۔تو جب وہ مجھے پڑھتے ہیں تو ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں ان کے دل لرز جاتے ہیں ان کا ایمان کامل ہو جاتے ہیں ایمان بڑھ جاتے ہیں یہ کہاں سے آئے گا یہ صرف پڑھنے سے نہیں آئے گا یہ اسکی تاثیر سمجھنے سے آئے گا۔

حضور علیہ وسلم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

کہ میں نے سورۃ ہود جب پڑھی تو سورۃ ہود نے مجھے بوڑھا کر دیا کیوں بوڑھا کر دیا؟ اس لیے کہ آپ کو سمجھ آگئی تھی کہ اللہ نے کہا کیا ہم سورۃ ہود روزانہ پڑھتے ہیں نہ ہمارا دل لرزے گا نہ آنسو بہے گے نہ دل میں کیفیت پیدا ہو گی کیوں اس لیے کہ تاثیر اس وقت آتی ہے جب فہمی ہو یہ وہ باتیں تھی جو ہمارے معاشرے میں موجود تھی میں نے آج بھی اسکا بتا دیا آپ دیکھیں گے آگے الحمداللہ۔

آقا علیہ وسلم ﷺ نے فرمایا:

’’ایک وقت آئے گا میری امت پر کہ لوگ قرآن کو پڑھے گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا اچھی آوازیں ہوں گی تلاوت قرآن اتنی خوبصورت کرے گے کہ آہاں اعلی آواز ہو گی بہترین آواز لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا لحاظہ اے میرے صحابہ وہ دین سے اس طرح نکل چکے ہیں جیسے تیر کمان سے ان کا میرے دین سے کوئی حصہ نہیں قرآن فہمی کی طرف توجہ کرنا حضور ﷺ نے بھی سیکھایا اور ایک اللہ والے کو حضور کی زیارت ہوئی حضور نے کہا قرآن سنائیے پڑھتے رہے یہاں تک کہ آپ نے خود روک لیا اور فرمایا یہ تو تلاوت ہے آنسو کہاں ہیں یہ تو تلاوت ی آپ نے آنسو کہاں ہیں فرماتے ہیں میں خاموش ہو گیا لحاظہ حضور کچھ اور چاہتے ہیں اللہ کچھ اور چاہتا ہے اور ہم کسی اور طرف لگے ہیں ہمیں میڈیا نے کسی اور طرف لکھا دیا ہمیں والدین نے کسی اور طرف لگا دیا ہمیں نظام تعلیم نے کسی اور طرف لگا دیا لحاظہ یہ کورس خدا کی قسم نعمت ہے جس میں ہم مل کر قرآن کی اصل جڑ کی طرف روانہ ہوتے ہیں۔ انشااللہ

اللہ قرآن فہمی کا شوق پیدا کرے۔آمین